رسم مصحف اختلاف قرأت کی طرح توقیفی اور اجماعی امر ہے اور
قرآن کیلئے ارکان ثلثہ میں سے ایک رکن ہے

قرآن مجید کا رسم عثمانی
کے مطابق ہونا شرط ہے

تالیف

مفتی رشید احمد فریدی

استاذ مدرسہ مفتاح العلوم، تراج ضلع: سورت
گجرات، الہند

رسم مصحف اختلاف قرأت کی طرح توقیفی اور اجماعی امر ہے
اور قرآن کیلئے ارکان ثلثہ میں سے ایک رکن ہے

قرآن مجید کا رسم عثمانی

کے مطابق ہونا شرط ہے

تالیف
مفتی رشید احمد فریدی
استاذ مدرسہ مفتاح العلوم تراج، ضلع: سورت
گجرات الہند

﴿تفصیلات﴾

نام کتاب:...قرآن مجید کا رسم عثمانی کے مطابق ہونا شرط ہے

مؤلف:...مفتی وقاری رشید احمد فریدی

کتابت وسیٹنگ:.......................................خلیل احمد بن رشید احمد فریدی

سن طباعت:...۱۴۳۹ھ

ناشر:...ادارہ علم وحکمت

طبع ثانی:...۵۰۰

صفحات:...۱۵

قیمت:...۱۰

﴿ملنے کا پتہ﴾

(۱) مدرسہ مفتاح العلوم، تراج ضلع: سورت

(۲) ادارہ علم وحکمت فریدی منزل، اٹالوہ

﴿فہرست مضامین﴾

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
(۱)	تمہید	۴
(۲)	قرآن کے ارکان ثلثہ	۴
(۳)	رسم عثمانی توقیفی و اجماعی ہے	۵
(۴)	رسم عثمانی کی مطابقت شرط ہے	۷
(۵)	رسم عثمانی بھی معجزہ ہے	۱۰
(۶)	امام ابن شنبوذ بغدادی کا رجوع	۱۱
(۷)	رسم عثمانی فی نفسہ لازم ہے	۱۲
(۸)	دوسرے رسم الخط میں قرآن لکھنے کی ممانعت	۱۳
(۹)	غیر عربی میں لکھنے کا حکم	۱۵
(۱۰)	بریل کوڈ قرآن نہیں ہے	۱۶
(۱۱)	مراجع ومصادر	۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿تمہید﴾

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد

''القرآن'' جس کلام الٰہی کو کہا جاتا ہے اہل علم جانتے ہیں کہ وہ نظم (لفظ) اور معنی کے مجموعہ کا نام ہے، نظم اصل ہے معنی اسکے تابع ہے، نظم ہی وہ شئی ہے جسکی قطعیت پر خود ''القرآن'' کی ذات سے قطعی دلیل اور شاہد موجود ہے اور اس پر اہل اسلام کا اجماع قطعی ہے۔''**لا یأتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه تنزیل من حکیم حمید** ۔اور نظم ہی فصاحت و بلاغت کے اُس اعلی معیار کا حامل ہے کہ عرب اہل لسان بھی اسکی نظیر پیش کرنے سے عاجز وقاصر ہیں اور **ذلک الکتاب لا ریب فیه** کے ساتھ **ولن تفعلوا** کی سل اور مہر ثبت ہے، یہ نظمِ قرآن اپنے نزول میں خالص عربی کا علمبردار ہونے کے ساتھ اختلاف قراءت کا بھی حامل ہے۔اور باعتبار کتابت مخصوص طرز خط سے متصف ہے گویا قرآن پاک اپنے ظاہر نظم میں تین چیزوں کا حامل ہے (۱) عربیت (۲) اختلاف قراءت (۳) رسم خط المصحف۔

﴿قرآن کے ارکان ثلثہ﴾

(۱)　قرآن کریم خالص عربی زبان میں نازل ہوا ہے، **انا انزلنٰه قرانا عربیاً. بلسان عربی مبین**، وغیرہ آیات شاہد عدل ہیں اور ہر مؤمن اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے بلکہ تمام خواندہ اقوام کے نزدیک بھی معلوم اور معہود ہے پس قرآن مجید کا عربیت کے

مطابق ہونا اولین شرط ہے اور چونکہ قرآن کلام الٰہی ہونے کی وجہ سے عام بلغائے عرب کے معیاری کلام سے بھی فوقیت رکھتا ہے اسلئے قواعد عربیت سے مطابقت میں بھی قرآن کو امتیازی شان حاصل ہے وہ یہ کہ اگر کسی مقام پر جمہور ائمہ عربیت کے قواعد سے کوئی نہ کوئی مطابقت نظر نہ آئے تو امام عربیت ضرور قرآن کے ضابطہ سے موافقت کرتے ہوئے ملیں گے۔

(۲) چونکہ قرآن پاک کا نزول ترتیل کے ساتھ ہوا ہے اور قراءاتِ متواترہ ومشہورہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق تواتر منقول ہونے کی وجہ سے یقینی ہے اگرچہ حدیث **انزل القرآن علی سبعة احرف** میں ''سبعہ احرف'' کی مراد میں متعدد اقوال ہیں مگر کثرت اختلاف کے باوجود منقولہ ومروجہ قراءاتِ سبعہ وعشرہ کے ''سبعہ احرف'' کا مصداق ہونے میں تمام اہل فن کا اتفاق ہے اس میں ذرہ برابر کسی کو تردد یا انکار نہیں ہے پس قراءات متواترہ ومشہورہ میں سے کسی ایک کا انکار موجبِ فسق ہے اور مفضی الی الکفر بھی ہوسکتا ہے۔ اور مصاحف عثمانیہ مختلفہ مشہورہ کے حامل تھے اس پر بھی ائمۂ رسم و قراءَت کا اتفاق ہے لہٰذا کسی قرأت کے قرآن ہونے کے لئے صاحب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول متواتر قرأتوں میں سے کسی ایک کے مطابق ہونا بھی شرط ہے۔

﴿رسم عثمانی توقیفی واجماعی ہے﴾

(۳) اور باعتبار کتابت قرآن کریم کا رسم یعنی ضابطۂ خط مصاحف عثمانیہ کے مطابق ہونا بھی شرط ہے اسلئے کہ اداء وتلفظ اور اختلاف قرأت جس طرح توقیفی وسماعی ہے اسی

طرح ''ذلک الکتاب لا ریب فیہ ''میں ''الکتاب'' کی کتابت بھی توقیفی وسماعی ہے۔اسلئے کہ آیات وکلمات قرآنیہ کونزول کے بعد متصلاً ارشادنبوی کے مطابق لغت قریش کے طرز کتابت میں ضبط کرلیا جاتا تھااور لغت قریش افصح لغات العرب ہونے کی وجہ سے اسکا اسلوب احسن واشمل اور اوفق واسہل تھا،اسی وجہ سے خلیفۂ راشد حضرت عثمان غنیؓ نے کاتبین مصحف کوہدایت دیتے ہوئے حکم فرمایا: **اذا اختلفتم انتم و زید بن ثابت فی شئ من القرآن فاکتبوه بلغة قریش فانه نزل بلسانهم** نیزمصاحف عثمانیہ کا مرجع مصحف صدیقی ہے جوعرضۂ اخیرہ کے مطابق لکھا گیا ہےاورعرضۂ اخیرہ لوح محفوظ کے مطابق واقع ہوا ہے۔**فالمصحف علی وفق ما في اللوح المحفوظ مرتبة سورة کلها و آیاته بالتوقیف** (اتقان ۱/۸۸)**ترتیب السور هکذا هو عند اللّٰه في اللوح المحفوظ علی هذا الترتیب و علیه کان یعرض النبي ﷺ علی جبرئیل کل سنة ما کان یجتمع عنده منه و عرض علیه في السنة التي توفی فیها مرتین** (فتح الباری ۹/۵۲)اورمصحف صدیقی کوجن منتشر صحائف سے نقل کر کے جمع ومرتب کیا گیا وہ نوشتہ لغتِ قریش کے مطابق ہی لکھا گیا اور یہ نسخہ مکمل قرآن پاک کا اولین سرکاری دستاویزی نسخہ تھا،**الصحابة جمعوا بین الدفتین القرآن الذي أنزل اللّٰه علی رسوله من غیر ان زادوا او نقصوا منه شیئاً فکتبوه کما سمعوه من رسول اللّٰه ﷺ من غیر ان قدموا شیئاً او اخّروا او وضعوا له ترتیبا لم یأخذوا من رسول اللّٰه ﷺ** [البیان فی علوم القرآن للمفسر الحقانی].

پھراسکے مطابق چار بلکہ سات نقول تیار کی گئیں تو ان میں اسلوب وطریق کتابت وہی رکھا

گیا جسکی طرف خلیفہ راشد نے رہنمائی فرمائی۔ اور اسی طریقۂ خط پر صحابہ وتابعین عظام کا اجماع ہو گیا پس باعتبار کتابت مصحف شریف کے قرآن ہونے کے لئے مصحف عثمانی کے مطابق ہونا شرط قرار پایا جسکو رسم عثمانی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ جس طرح مصحف شریف میں آیتوں اور سورتوں کا جمع وترتیب توقیفی وسماعی ہے اسی طرح اسکا طرز خط وضابطہ کتابت بھی توقیفی واجماعی ہے اور نظم قرآن جس طرح قواعد عربیت سے مطابقت میں فوقیت رکھتا ہے اسی طرح اسکا رسم الخط کتابت کے قواعد عربیت سے ممتاز اور فوقیت رکھتا ہے۔

﴿رسم عثمانی کی مطابقت شرط ہے﴾

پس قرآن کریم کے قرآن ہونے کے لئے مذکورہ تینوں شرطوں کا ہونا علمائے اسلام اور اہل فن کے نزدیک متفق علیہ اور اجماعی ہے اور اجماع کے بعد بعض اہل علم کا ان میں سے کسی شرط کو بدرجۂ شرط تسلیم نہ کرنا اجماع میں مضر نہیں ہے جیسا کہ قاضی ابو بکر باقلانی نے اپنی کتاب ''الانتصار'' میں یہ شرط اور تقیُد کو تسلیم نہیں کیا ہے وہ خرق اجماع ہے جو ساقط الاعتبار ہے اور جیسا کہ متعدد مسائل اجماعیہ میں کسی خاص اہل علم کا اختلاف قابل اعتناء نہیں رہا چونکہ ان تینوں امور کا ہونا اس وقت سے ہے جب سے صحابہ کرام نے قرآن پاک رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے حاصل کیا ہے اور جس زمانہ میں مصاحف عثمانیہ لکھے گئے اور مختلف امصار میں بھیجے گئے۔ مذکورہ شرائط ثلثہ کا ذکر اتنا ہی نہیں کہ مرجعِ اسانید قراءات، قاضیٔ دمشق امامِ قرأت ورسم، صاحب المقدمہ والنشر علامہ جزری نے

بیان کیا ہے بلکہ ان سے پہلے ائمہ فن علامہ سخاوی ، زرکشی ، ابن حجر نے اور ان سے پہلے ابومحمد مکی بن طالب ، علامہ دانی ، اور ابوبکر بن الانباری نے اور انسے بھی پہلے علوم قرآنیہ کے سب سے پہلے باضابطہ مصنف اور امام الائمہ علامہ ابوعبید قاسم بن سلام ۲۲۴ھ نے بیان کیا ہے (رسم المصحف ۵۳۲) ۔ شیخ ابوعبداللہ محمد بن شریح اندلسی متوفی ۴۷۶ھ فرماتے ہیں

(۱) لابد من توافر ثلثة شروط اجمع عليها علماء هذ اا الفن ......و اجمعوا على لزوم اتباع رسم المصاحف العثمانية فى الوقف ابدالا و اثباتا و حذفاً و وصلاً و قطعاً (مقدمہ الکافی فی القراءت السبع)

(۲) واشار ابو عبيد الى هذ ه الضوابط الثلاثة فى كتابه فضائل القرآن بقوله : انما نرىٰ القراء عرضوا على اهل المعرفة بها ثم تمسكوا بما علموا منها مخافة ان يرفعوا عن ما بين اللوحين بزيادة ا و نقصان وبهذا تركو ا سائر القراء ات التى تخالف الكتاب ولم يلتفتوا الى مذاهب العربية فيها اذا خالف ذٰلک خط المصحف وان كان العربية فيه اظهر بياناً و راَوْا تتبع حروف المصاحف وحفظها عندهم كالسُّنَّةِ القائمةِ التى لايجوز لاحد ان يتعداها .

(۳)واكثر العلماء بعد ابى عبيد من ذكر هذه الاركان الثلاثة بعبارات متقاربة لا تختلف عما ذكر ه ابو عبيد فيما نقله عنه ابو بكر ابن الانبارى (رسم المصحف ۵۳۳)

(۴) قال مكى :واكثر اختياراتهم انما هو فى الحرف اذا اجتمع فيه

ثلثة اشياء قو ة وجهة فى عربية وموافقته للمصحف و اجتما ع العامة عليه ثم بين ان المقصود بالعامة هو ما اتفق عليه اهل المدينة و اهل الكوفة وقيل ما اجتمع عليه اهل الحرمين.

(۵)واشار الى هذه الاركان الثلاثة للقرا ء ة ابو عمرو الدانى و نقل ما قاله مكى فى اركان القرأ ة الصحيحة كلٌ من عَلَم الدين السخاوى ، والزركشى،وابن حجر ثم جاء من انتهى اليه علم القراء ة شمس الدين ابوالخير محمد ابن الجزرى متوفى ۸۳۳ھ وافاض فى بيان اركان القراء ة الصحيحة وقال : كل قراءة وافقت العربية ولو بِوَجْهٍ ووافقت احد المصاحف العثمانية ولو احتمالاً وصح سندها فهى القراء ة الصحيحة التى لا يجوز ردها (ص۵۳۴) بہرحال قراءت کے قراءت صحیحہ ہونے یا قرآن کے قرآن ہونے کے لئے ائمہ رسم وقراءات کی تصریحات کے مطابق تین چیزیں شرط ہیں جب یہ تینوں شرطیں مجتمع ہونگی تو اسکے قرآن ہونے کا اعتقاد کرنا ضروری ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسم عثمانی کی مطابقت محض انتظامی اور امت پر تسہیل کی غرض سے نہیں ہے بلکہ لوح محفوظ کے ساتھ مطابقت کے لئے ضروری ہے (اسلئے کہ قرآن سب سے پہلے لوح محفوظ میں لکھا گیا ہے انه لقرآن كريم فى كتاب مكنون)ورنہ تو اگر صرف عربیت کے مطابق ہوتا تو دنیا کے مشہور خطاط ابن مقلہ،ابن بواب اور یاقوت مستعصمی کے لکھے ہوئے مصاحف امت میں رائج ہوتے۔

﴿رسم عثمانی بھی معجزہ ہے﴾

پھر یہ کہ رسم عثمانی بھی اعجاز قرآن میں شامل ہے یعنی یہ بھی قرآن پاک کا ایک مستقل معجزہ ہے صاحب خلاصۃ الرسوم امام کسائی کا قول نقل کرتے ہیں **قال: فی خط المصحف عجائب و غرائب تحیر فیھا عقول العقلاء و عجزت عنھا اراء الرجال البلغاء و کما ان لفظ القرآن معجز فکذلک رسمه خارج عن طوق البشر:** امام کسائی فرماتے ہیں: خط مصحف میں ایسے عجائب وغرائب ہیں جن میں عقلاء کی عقلیں حیران ہیں اور رجال بلغاء کی آراء در ماندہ ہیں اور جس طرح نظم قرآن معجز ہے اسی طرح اس کا رسم بھی بشری طاقت سے خارج ہے۔(نثر۱۲/ج۱)

قاری عبدالرحمٰن پانی پتیؒ افضل الدرر شرح عقیلہ میں لکھتے ہیں: **ان الکلام اللفظی کما ھو معجز وفیه آیات محکمات ومتشابھات کذلک الرسم محکم حیث یوافق المرسوم الملفوظ ومتشابه حیث یوافقه ولا یعلم توجیھَه وتاویلَه الا الله ورسوله و ورثتُه** (ص۱۴) پس قرآن اپنے اسلوب عربیت میں معجز ہے اسی طرح رسم کے اعتبار سے بھی معجز ہے لہذا رسم مصحف کا اتباع ضروری ہے اسکے خلاف کرنا جائز نہیں۔ شیخ عبدالعزیز دباغؒ ''الابریز'' میں لکھتے ہیں: **رسم المصحف سرٌ من اسرار الله المشاھدة وکمال الرِفْعَةِ ......وکما ان نظم القرآن معجز فرسمه ایضا معجز** (مناہل۱/۳۸۲)

بقول حضرت مولانا ابراہیم صاحب پٹنی مدظلہ العالی: قرآن مجید کے رسم الخط میں جو

اسرار پوشیدہ ہیں وہ قرآن مجید کے ساتھ مخصوص ہیں اور یہ رسم الخط قرآن کے سوا کسی کتاب سماوی میں پایا نہیں جاتا اس رسم الخط کی شان شروع سورتوں کے حروف مقطعات کی سی ہے

﴿امام ابن شنبوذ بغدادی کا رجوع﴾

محقق امام جزری نے ابوالحسن محمد بن احمد بن ایوب بن شنبوذ بغدادی جو ابن شنبود سے مشہور ہیں انکے متعلق لکھا ہے ''**انہ یری جواز القراءۃ الشاذۃ وھو ما خالف رسم المصحف** ''یعنی اس قرأت کو جو عربیت کے مطابق ہو اور صحت سند سے منقول ہو خواہ رسم عثمانی کے مطابق نہ ہو اسے بھی قرآن سمجھتے تھے اور وہ ایک زمانہ تک اپنے اس نظریہ پر قائم رہے یہاں تک کہ ۳۲۳ھ میں بغداد کے وزیر ابوعلی بن مقلہ اور امام ابوبکر ابن مجاہد نیز شہر کے قضاۃ اور علماء کی موجودگی میں ابن شنبوذ سے مباحثہ ہوا بالآخر ابن شنبوذ نے اپنے نظریہ سے رجوع کیا اور تحریری طور پر اپنی توبہ کا اظہار کیا۔ امام جزری لکھتے ہیں: **اتفق علماء بغدادعلی تادیب الامام ابن شنبوذ و استتابتہ علی قراءتہ و اقرائہ بالشاذ** (منجد المقرئین/ ۱۹) اور جیسا کہ ابن ندیم نے اپنی فہرست مین نقل کیا ہے: **یقال انہ اعترف بذلک کلہ ثم استتیب واخذ خطہ بالتوبۃ فکتب ''یقول محمد بن احمد بن ایوب '' قد کنت اقرأ حروفاً تخالف مصحف عثمان ابن عفان المجمع علیہ والذی اتفق اصحاب رسول اللہ ﷺ علی قرأتہ ثم بان لی ان ذلک خطاء وانا منہ تائب والی اللہ جل اسمہ منہ برئٌ اذ کان مصحف عثمان ھو الحق الذی لا یجوز خلافہ ولا یقرأ غیرہ**

''(فہرست ابن ندیم/۵۰) نیز ماضی بعید میں فلسفۂ تاریخ کا ماہر مؤرخ اسلام علامہ ابن خلدون اپنے مقدمہ میں قرآن کے لئے رسم عثمانی کے توقیفی ہونے کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور قاضی ابوبکر باقلانی ابن خلدون کی مضبوط حمایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ کتاب و سنت میں کہیں رسم مصحف کے وجوب پر کوئی نص نہیں ہے اور نہ ہی اجماع امت وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ محققین علمائے امت اور ائمہ فن نے قاضی ابوبکر کے اس دعوی کا عقلی ونقلی جواب دے کر رسم مصحف کے وجوب کو واضح کر دیا ہے، پس مطابقت رسم عثمانی **تحقیقاً لقرأة المتواترة** شرط ہے اس سلسلہ میں شیخ عبدالعزیز دباغؒ کا ایک تفصیلی جواب کتاب ''الابریز'' میں بیان کیا گیا ہے (دیکھئے مناہل العرفان فی علوم القرآن ۱/۳۸۲)

﴿رسم عثمانی فی نفسہ لازم ہے﴾

رسم المصحف کے لزوم سے تلاوت قرآن کو امت کے لئے سہل کرنا مقصود نہ تھا کیونکہ قرأت میں تسہیل للامۃ ابتداء ہی سے منصوص ہے نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالی سے ایک سے زائد طریق سے پڑھنے کی اجازت طلب فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مرحمت فرمائی جیسا کہ ''**سبعة احرف**'' والی متواتر حدیث اور اس نوع کی دیگر احادیث شاہد ہیں، پس اگر رسم مصحف کی وحدت میں بھی تسہیل مقصود ہوتی تو عقلاً وفطرتاً لغت قریش پر حصر نہ ہوتا بلکہ طرزِ قرأت میں توسع کی طرح طریقۂ کتابت میں بھی وسعت ہوتی حالانکہ اہل علم وفن جانتے ہیں کہ طریقۂ کتابت میں تحدید کے نہ ہونے سے ہی مستقبل میں اختلاف ضلالت کا خطرہ محسوس کیا جانے لگا، اسی لئے حضرت عثمان غنیؓ نے رسم مصحف میں لغت قریش پر حصر

کوضروری قرار دیا اور اسکی دلیل کاتبین مصاحف سے آپؓ نے جو بیان فرمائی وہ یہی "فانہ نزل بلسانھم" تو ہے جس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ کلمات قرآنیہ کا طرزِ خط نزول قرآن کے موافق ہے یعنی رسم عثمانی پر صحابہ وتابعین کا اجماع فقط انتظامی طور پر نہیں ہے بلکہ لوح محفوظ میں مکتوب قرآن پاک کے ساتھ مطابقت کی وجہ سے من جانب اللہ ہے ۔لہذا رسم عثمانی کی مطابقت فی نفسہ شرط ہے۔

﴿دوسرے رسم الخط میں قرآن لکھنے کی ممانعت﴾

امام اشہبؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص قرآن لکھوانا چاہتا ہے تو کیا مصحف اس خط میں لکھ سکتے ہیں جو لوگوں کے ایجاد کردہ ہیں امام مالکؒ نے فرمایا نہیں قرآن تو بس پہلے رسم الخط (رسم عثمانی) میں ہی لکھا جائے گا۔ **ھل یکتب المصحف علی ما احدثه الناس من الهجاء فقال لا الا علی الکتبة الاولی** .(المقنع ،ص:۹) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ مصحف عثمانؓ کے خط (رسم الخط) کی مخالفت حرام ہے۔ (اتقان،ص:۲۱۳) علامہ ابوعمروالدانی فرماتے ہیں کہ علمائے امت میں سے کوئی بھی اس کا مخالف نہیں ہے۔ (المقنع ،ص:۹) صاحب کشاف لکھتے ہیں **و کان اتباع خط المصحف سنة لا تخالف**. (مفتاح السعادۃ:۱/۹۴) مصحف عثمانی کے خط کا اتباع سنت (یعنی ایسا دستور) ہے جس کی مخالفت نہیں کی جاسکتی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ امام بیہقی سے نقل کرتے ہیں **من یکتب مصحفا فینبغي ان یحافظ علی الهجاء الذي کتبوا به تلک المصاحف و لا یخالفهم فیه و لا یغیر مما کتبوه**

شیئـاً فإنهم کانوا اکثر علما و اصدق قلبا و لسانا و اعظم امانة فلا ینبغی ان نـظـن بانفسنا استدرا کا علیهم . (اتقان عن البیہقی فی شعب الایمان) یعنی جو شخص مصحف شریف لکھنا چاہتا ہے تو چاہئے کہ اس رسم الخط کی پابندی کرے جس سے صحابہ کرام نے مصاحف عثمانیہ لکھے ہیں ان کی مخالفت نہ کرے اور نہ ان کی لکھی ہوئی کسی چیز میں کوئی ادنی تغیر کرے اس لئے کہ وہ حضرات پوری امت میں سب سے زیادہ علم والے اور قلب و زبان کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ امانتدار تھے پس خوش فہمی میں مبتلا ہو کر ان پر استدراک کرنا ہمارے لئے جائز نہیں ہے۔**قال احمد بن حنبلؒ یحرم مـخـالـفة خـط مصحف عثمان في واو او یاء او الف او غیر ذلک** ۔(مفتاح السعادۃ ۲/۳۳۶) امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ: خط مصحف عثمان کی مخالفت کرنا واو یا یاء یاء الف وغیرہ میں حرام ہے۔ بلکہ برہان الدین علامہ ابراہیم جعبری متوفی ۷۳۲ھ لکھتے ہیں ۔**رسـم الـمصحف توقیفی هو مذهب الاربعة** یعنی قرآن کریم کا یہ رسم الخط توقیفی اور سماعی ہے یہی ائمہ اربعہ کا مذہب ہے (شرح العقیلہ)

محدث وقاری عبدالرحمٰن پانی پتیؒ اپنے رسالہ ''تحفہ نذریہ'' میں لکھتے ہیں: **اعـلـم ان رعـایة رسـم الـخـط العثمانی واجب والکتابة بخلافه اثم ولهذا وجب عـلـی کُتَّاب المصاحف ان یتعلموا رسم الخط العثمانی والا فان غلطوا و خالفوه فیستحقون العذاب** (افضل الدرر۳)

﴿غیر عربی میں لکھنے کا حکم﴾

مولانا ظفر احمد تھانوی لکھتے ہیںؒ جب عربی زبان میں مگر دوسرے رسم الخط میں قرآن کا لکھنا جائز نہیں ہے جبکہ اس میں وہ سارے حروف موجود ہیں جو خط عثمانی میں موجود ہیں تو پھر اس کے علاوہ دوسری زبان میں جس میں تمام حروف کی مکمل رعایت ہو ہی نہیں سکتی ہے، لکھنا کب جائز ہوگا (امداد الاحکام ۴/۴۴)

فقیہ الامت مفتیٔ اعظم ہند و دارالعلوم دیو بند حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ لکھتے ہیں........

.........عبارات منقولہ سے معلوم ہوا کہ مصحف عثمانی کے رسم الخط کی رعایت و متابعت لازم وضروری ہے اور اس کے خلاف لکھنا اگر چہ وہ عربی رسم الخط میں ہی کیوں نہ ہونا جائز اور حرام ہے۔ اور اس مسئلہ پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے بلکہ علمائے امت میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے تو یہ اجماعی مسئلہ ہوا پھر غیر عربی (یعنی بنگلہ ہندی، گجراتی) وغیرہ رسم الخط یعنی (لیپی) میں لکھنا کیسے جائز ہوسکتا ہے اس میں تو جواز کا کوئی احتمال ہی نہیں بعض حروف عربی کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے: طاء، حاء، ضاد، ظاء، وغیرہ.. یہ حروف دوسری زبان میں استعمال ہی نہیں ہوتے۔ ان کے لئے ان زبانوں میں نہ صورت ہے نہ شکل ہے تو لا محالہ ان کی جگہ دوسرے حروف لکھے جائیں گے اور یہ عملاً تحریف و تغییر ہے جو کہ حرام ہے، البتہ اگر متن قرآن کریم تو عربی اصل رسم الخط میں ہو اور اس کا ترجمہ و تفسیر دوسری زبان میں ہو تو شرعاً مضائقہ نہیں (فتاوی محمودیہ ۱/۴۶)

مذکورہ تحقیق اور فتاوی سے بخوبی واضح ہوگیا کہ قرآن مجید کو خواہ چھوٹی سورہ ہی کیوں نہ ہو غیر عربی (لیپی) میں لکھنا جائز نہیں ہے۔لہذا قرآن کے عربی نظم (عبارت) کے بغیر گجراتی، ہندی، بنگالی وغیرہ رسم الخط میں قرآن پاک کا لکھنا خواہ بعض حروف کے دائیں، بائیں یا اوپر، نیچے کچھ علامتیں مقرر کر کے عربی حروف سے مطابق کرنے کی سعی کی گئی ہو پھر بھی ایک طرح کی آواز والے حروف میں جو امتیاز عربی میں ہے وہ غیر عربی میں ممکن نہیں نیز غیر عربی میں رسم عثمانی کی رعایت بھی ہرگز نہ ہو سکے گی اسلئے خالص غیر عربی میں قرآن شائع کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿بریل کوڈ قرآن نہیں ہے﴾

اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ نابینا کے حفظ کے لئے جو صحیفہ (بریل کوڈ) تیار کیا گیا ہے وہ حفظ کے لئے تلقن کا ایک ذریعہ تو ہے جسکی وجہ سے نابینا شخص دوسرے حافظ کا محتاج نہیں رہتا مگر اسے مصحف یعنی قرآن مجید ہرگز نہیں کہا جائے گا۔فقط

رشید احمد فریدی ۲۲/شعبان/۱۴۳۷ھ ۳۰/مئی/۲۰۱۶ء

﴿مراجع ومصادر﴾

(۱) قرآن مجید (۲) فتح الباری......للعسقلانی (۳) الاتقان......للسیوطی (۴) البیان فی علوم القرآن......للدھلوی (۵) رسم المصحف......للغانم (۶) مقدمۃ الکافی فی القراءات السبع (۷) المقنع......للدانی (۸) مفتاح السعادۃ (۹) امداد الاحکام......لظفر التھانوی (۱۰) فتاوی محمودیہ......لفقیہ الامۃ الگنگوہی (۱۱) نثر المرجان......للحیدرآبادی (۱۲) شرح عقیلہ